رجسٹرڈ ایل نمبر ۶

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانیوالا اکیلا اخبار ہر ماہ کی ۱۷/۲۹ کو شایع ہوتا ہے

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

KHILAFAT LIBRARY

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے تین روپیہ
ششماہی یک روپیہ بارہ آنے
سالانہ مستقل سکھوں سے [illegible]
[illegible]

نور

مقاصد

۱۔ اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی حقیقت ظاہر کرنا
۲۔ سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا
۳۔ دیگر مذاہب کے حملوں کا معقول اور صحیح جواب دینا
۴۔ راعی اور رعایا کے تعلقات کو مستحکم کرنا

جلد ۲ | اخبار نور قادیان ۵ شوال المکرم مطابق ۱۷ مارچ ۱۹۲۹ء | نمبر ۱۱

عراق عرب سے ایک زبردست آواز

اور نو اور سکھ اصحاب بھی نور کی مساعی جمیلہ میں رطب اللسان ہیں

جناب مولوی محمد نواز خان صاحب بغداد سے لکھتے ہیں کہ مکرمی جناب شیخ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اخبار نور کی اسلامی خدمات نہ صرف ہم احمدیوں کو مرہون منت بنا رہی ہیں بلکہ غیر احمدی پبلک سے بھی خراج تحسین حاصل کر رہی ہیں۔ بلاشبہ نور کی مخصوص اسلامی خدمات تاریخ احمدیت میں آنیوالی نسلوں کیلئے قابل تقلید مثال ہوگی عراق میں بعض سربرآوردہ غیر احمدی اور سکھ اصحاب کو بھی میں نے دیکھا ہے کہ وہ نور کی مساعی جمیلہ میں رطب اللسان ہیں انشاء اللہ وہ وقت بعید نہیں جبکہ قومیں نور سے نور ہدایت حاصل کرکے نور اسلام سے منور ہوکر سکینت و اطمینان حاصل کرینگی۔ ذیل میں تین خریدار آپکو دیتا ہوں رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے۔ انشاء اللہ اس ماہ کے آخیر تک ایک دو اور خریدار بھی دلسکوں گا۔" جزاکم اللہ احسن الجزاء اگر یہی ملی جذبہ دیگر دوستوں کے دلوں میں بھی پیدا ہو جائے۔ تو نور کی مالی مشکلات ایکدفعہ کے اندر ہی طے ہو سکتے ہیں۔

ہمارے بھی ہیں مہرباں ایسے ایسے مکرم چودھری خلیل الرحمن صاحب

بی اے لکھتے ہیں کہ نور دیہہ ارسال خدمت ہیں اس رقم سے تین اخبارات غیر مسلم بھائیوں کے نام بھیجئے جو نور سے فیض حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ اخبار میں میرا ذکر کرنیکی ضرورت نہیں۔" جب فرشتے آسمان پر آپ کی اس نیکی کا ذکر کر رہے ہیں تو ہم زمین پر کیسے رک سکتے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء خدا کرے [illegible] ایسے ہی [illegible]

جن بھائیوں پر بھروسہ کرکے ۳۰ مارچ کے اخبار کے ساتھ انکی خدمت میں جوابی کارڈ بھیجے گئے ہیں مجھے ہر طرح توقع رکھنی چاہئیے کہ یہ دوست جلد سے جلد اپنے جواب با صواب سے مطلع فرمائیں گے (ایڈیٹر)

[illegible] ایک سو بھی چودھری خلیل الرحمن خان پیدا ہو جائیں تو ہمیں اخبار کے مالی فنڈ سے کسی حد تک بے فکر ہو کر اپنی توجہ قرآن پاک کے ہندی ترجمہ پر لگا سکیں [illegible] خواہشمند احباب جلد درخواست کریں۔ اس مذکورۃ الصدر رقم سے تین سکھوں یا آریوں کے نام ایک سال کیلئے اخبار نور مفت جاری کیا جائیگا جن کی پیشتر درخواستیں آئینگی انہیں ترجیح ہوگی۔

ویدوں کے تراجم۔ ۳۰ مارچ کا پرکاش لکھتا ہے کہ آریہ سماج کو قائم ہوئے پچاس سال سے زیادہ ہوگئے بیشک آریہ جنتا نے ویدوں کے ترجمہ کیطرف اتنے عرصہ دراز تک بہت کم دھیان دیا" خوشی ہے کہ آریہ سماج کا بھی اس طرف خیال ہوا۔ اور اس نے اپنی غیر معمولی فرو گذاشت کو محسوس کیا۔ ایک طرف تو آریہ سماج کا یہ دعوےٰ کہ وید کل علوم کا خزانہ اور انکے مذہب کی بنیاد ہے۔ اور دوسری طرف آریہ سماج کی یہ خاموشی کہ آجتک ویدوں کا کسی عام زبان میں ترجمہ نہ کرنا ایک حیرت کی بات تھی مگر ہمیں تو اب بھی شبہ ہے کہ آریہ سماج غیر زبانوں میں انکا ترجمہ کرنیکا شاید ہی یارا کر سکے۔

پروفیسر اندر کی دوبارہ شادی ۷ مارچ کا پرتاپ لکھتا ہے کہ پروفیسر اندر مالک اخبار ارجن جنکی دھرم پتنی کا انکی جیل سے واپسی پر دیہانت (وفات) ہو گیا تھا انہوں نے آج شریمتی چندراوتی دیوی کے ساتھ بیواہ کرایا۔ بیواہ کے اوسر پر کنیا کی ماتا اور دیگر رشتہ دار موجود تھے چندراوتی دیوی تعلیم یافتہ ہیں ان کا تعلق ضلع بجنور کے ایک معزز برہمن کل سے ہے" مگر اب سوال صرف اس قدر ہے کہ کیا آریہ سماج نکاح ثانی کی اجازت دیتا ہے اگر دیتا ہے تو کیا اڈیٹر صاحب پرتاپ ستیارتھ پرکاش وغیرہ سے کوئی اس قسم کا حوالہ پیش کرنیکی جرأت کرینگے۔ اگر آریہ سماج اس قسم کی شادی (نکاح ثانی) کی اجازت نہیں دیتا تو پھر آپ ہی انصاف سے کہیں کہ اس موقعہ پر ہم بیدک دھرم

KHILAFAT LIBRARY

چند خبریں

—— دوبارہ شاہ امان اللہ کا تار جنرل نادر خاں کے نام آیا ہے شاہ موصوف جنرل صاحب کو قندہار آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ افواہ ہے کہ اب انہوں نے قندہار آنے سے انکار کر دیا ہے۔ اب وہ خوست کی طرف گئے ہیں

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ جنرل نادر خاں اور سردار علی احمد جان کی گفتگو پرائیویٹ تھی۔ اور صرف جنرل کے دو بھائیوں کو شمولیت کی اجازت تھی۔ اس ملاقات کے متعلق صرف اس قدر معلوم ہو سکا ہے کہ سردار علی احمد جان نے جنرل نادر خاں کی افغانستان میں جمہوریت قائم کرنے کی سخت مخالفت کی۔ کیونکہ ان کے خیال میں افغانستان ابھی جمہوری نظام حکومت کو قبول کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے۔

—— قندہار سے جو لوگ آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ شاہ امان اللہ نے کابل پر چڑھائی کرنے کی پوری تیاری کر لی ہے۔ قندہار اور ہرات کے تمام علاقے نے مدد کا وعدہ کر لیا ہے۔

—— پشاور یہاں خلافت کمیٹی کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا جس میں جنرل نادر خاں کے متعلق اس شبہ کا اظہار کیا گیا کہ وہ شاہ امان اللہ کے طرفدار ہیں۔

—— کوئٹہ کی اطلاع ہے کہ سردار محمد بیگ عنقریب جینوا جانے والے ہیں۔ تاکہ افغانستان کا معاملہ مجلس اقوام کے سامنے پیش کریں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ جنرل نادر خاں اور سردار علی احمد جان دونوں نے افغانستان کے ٹریڈ ایجنٹ سے روپے کا مطالبہ کیا۔ مگر اس نے دونوں میں سے کسی کو روپیہ دینے سے صاف انکار کر دیا۔

—— چند اور روسی ہوائی جہاز قندہار آئے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ روس نے شاہ امان اللہ کی مدد کے لئے مزید ہوائی جہاز بھیجے ہیں۔ اب شاہ موصوف کی ہوائی طاقت بہت بڑھ گئی ہے۔ اب ان کے لئے کابل پر حملہ آور ہونا زیادہ آسان ہو گیا ہے۔

—— پشاور۔ نئے امیر کابل نے امیر بننے کے بعد کم از کم چھ مرتبہ شاہ امان اللہ خان کے ٹریڈ ایجنٹ پشاور کو برقی پیغام بھیجا کہ تمام سرکاری خزانہ اور جو سامان اس کے قبضہ میں ہے فی الفور میرے ایجنٹ کے حوالہ کر دو۔ ورنہ تمہارے تمام اہل و عیال سے جو کابل میں ہیں۔ ہولناک انتقام لیا جائیگا۔ ایجنٹ موصوف نے واضح الفاظ میں لکھ دیا ہے کہ جب تک کوئی مستقل حکومت قائم نہ ہو۔ یہ روپیہ کسی کو نہیں دیا جا سکتا۔ میرے بال بچے جو کابل میں پڑے ہیں میں نے انہیں خدا کی حفاظت میں دے رکھا ہے۔ اور ان کا جو انجام ہو۔ اس کو خوشی سے برداشت کرنے کو طیار ہوں۔

—— کلکتہ۔ ۴ مارچ۔ رات کو ۱۱½ بجے گاندھی جی اور کرن شنکر رائے سیکرٹری بنگال پراونشل کانگریس کمیٹی زیر دفعات ۱۲۴ و ۳۰۵ گرفتار کر لئے گئے۔ یہ گرفتاری بلوہ اور سرکاری ملازم کو اس کے فرائض کی ادائیگی سے روکنے کے الزامات میں کیگئی ہے۔ گاندھی جی پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے ان افعال کے ارتکاب کی ترغیب دی۔ اور سیکرٹری نے ان افعال کا ارتکاب کیا۔

—— کلکتہ ۵۔ مارچ۔ کل کی خبر تھی کہ گاندھی جی نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا مگر اس کے بعد چند اصحاب کے مشورہ کرنے کے بعد ضمانت نامہ پر دستخط کر دئے اور پچاس روپے کے مچلکہ پر رہا کرائے گئے ہیں۔ آپکے مقدمہ کی کارروائی ۲۶ مارچ کو شروع ہوگی۔ کل آپ ڈاک کے جہاز پر رنگون روانہ ہو جائیں گے۔ اور ۲۵۔ مارچ کو واپس آئیں گے۔

—— شورش افغانستان کے آغاز میں شاہ امان اللہ نے کچھ چاندی علاقہ گردیز کے راستہ طلب کی تھی۔ لیکن بغاوت کی وجہ سے اس وقت یہ چاندی کابل کو روانہ نہ ہو سکی اور خان صاحب عبدالبصیر خان وکیل التجارت مقیم پارہ چنار کے پاس بطور امانت پڑی رہی۔ یکم مارچ کو شاہ امان اللہ کی ہدایت کے مطابق یہ چاندی جو ۱۶۱ من اور ۳۰ سیر ہے وکیل صاحب موصوف نے قونصل جنرل دہلی کے پاس روانہ کر دی ہے۔

—— دہلی ۵۔ مارچ۔ ایڈیٹر اخبار طاقت کو قانون تحفظ عزت والیان ریاست کے مطابق گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ اس اخبار میں نواب صاحب بھوپال کے خلاف مضامین شائع ہوئے تھے۔

—— کارڈ کی قیمت ایک پیسہ کی جائے۔ کونسل آف سٹیٹ میں مسٹر بنرجی کی یہ تحریک نامنظور کر دی گئی ہے۔ کہ پوسٹ کارڈ کی قیمت دو پیسے کی بجائے ایک پیسہ کر دی جائے۔

—— سپیشل دفتر بند کر دیا گیا۔ مسٹر سانڈرس کے قتل کی تفتیش کے لئے پولیس نے جو خاص دفتر کھولا تھا وہ یکم مارچ سے بند کر دیا گیا ہے۔ اب قتل کے سراغ کا کام پولیس کے عام کاموں میں شمار ہوگا۔

—— ساڑھے اٹھارہ لاکھ من گندم اس سال یورپ سے ہندوستان میں آیا۔ اور اس میں پونے آٹھ لاکھ من گندم صرف پنجاب میں پہنچ گیا۔

—— قندہار کا برطانی قونصل اور اس کا تمام عملہ کل شام کو چمن پہونچ گیا

—— پنجاب کونسل میں کونسل کی میعاد بڑھانے کے جانے کی تحریک پاس ہو گئی۔

—— خبر ہے۔ کہ گاندھی جون میں پنجاب کا دورہ کریں گے۔

—— اسمبلی کے سابق صدر سر فریڈرک وائٹ کو چین کی گورنمنٹ نے اپنا مشیر خاص مقرر کیا ہے۔

—— کابل سے واپس آئے لوگوں کا بیان ہے کہ امان اللہ خاں کی غیر حاضری میں نائب السلطنت ولی احمد خان ہی تھا۔ جس نے غداری کر کے بچہ سقہ کو سامان حرب بھیجا۔

—— ہندوستان کے محکمہ ریلوے نے مدراس سے پشاور تک تھرو ٹرین چلانے کا بندوبست کیا ہے۔ یہ طویل ترین سفر کی تھرو ٹرین ہوگی۔ اس میں تمام درجوں کے مسافر سوار ہو سکینگے۔

—— گورنمنٹ مصر نے وکلا کی فیس کا معیار مقرر کر دیا ہے۔ اب وہ اس سے زیادہ نہ لے سکیں گے۔

—— لاہور یکم مارچ معلوم ہوا ہے کہ سر محمد شفیع انجمن حمایت اسلام کی صدارت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ سر محمد شفیع کو شکایت تھی کہ انجمن کے دستور العمل میں صدر کا عہدہ محض برائے نام ہے۔ کسی کام کے متعلق اس سے مشورہ نہیں لیا جاتا۔

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

فرقان حمید کے ہندی ترجمہ کا آغاز

اس عظیم الشان خدمتِ اسلام میں ایک مجاہد کا ہاتھ بٹانے کیلئے کون آگے آئیگا؟

جسطرح اللہ تعالیٰ محض اپنے کرم سے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کی تکمیل کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ اسی طرح وہ قادر خدا فرقان حمید کے ہندی ترجمہ کی طباعت کا بھی سامان پیدا کر دے گا۔ اس کے لئے مجھے کوئی فکر نہیں ہونی چاہئیے عزم مصمم۔ خدا پر بھروسہ۔ خود اعتمادی دنیا میں ہر مشکل کا حل اور کامیابی کی کلید ہے۔

جیسا کہ میں نے اپنے گذشتہ نمبر میں لکھا تھا۔ کہ درحقیقت مسلمانوں سے آجتک یہ ایک فاش غلطی بلکہ مجھے یہ کہنا چاہئیے ناقابل عفو کوتاہی سرزد ہوتی رہی کہ انہوں نے قرآن حمید کا ہندوؤں کے مخصوص زبانوں میں ترجمہ نہ کیا۔ اگر اس طرف توجہ کرتے تو بلاشبہ آج ہندوستان کا نقشہ ہی بدلا ہوا ہوتا۔ اسی جذبہ نے باوجود بے مائیگی کے فرقان حمید کے گورمکھی ترجمہ کے لئے آمادہ کیا۔ اور اب اسی ولولہ نے مجھے قرآن پاک کے ہندی ترجمہ کے لئے تیار کیا ہے۔

قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کی تیاری کیلئے مجھے جن مشکلات اور تکالیف سے گذرنا پڑا شاید اب ہندی ترجمہ میں میں ان سے گذرنے کے لئے تیار نہ ہوسکوں اور اگر میرا دل طیار بھی ہو تو یقیناً میرا جسم میرے دل کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوگا۔ گورمکھی ترجمہ جن حالات میں میں نے سرانجام دیا۔ اُن مشکلات کا کچھ اندازہ میرا دل ہی لگا سکتا ہے۔ اخبار کا سب بوجھ میرے کندھوں پر تھا شہر کی کمیٹی کا میں ممبر انچارج تھا۔ اس کا سب بوجھ مجھ پر ہی تھا۔ حتیٰ کہ ہندو ممبران کو بھی مجھ پر اس قدر بھروسہ تھا کہ انہوں نے بھی کمیٹی کا سب کام میرے ہی سپرد کر دیا تھا اس طرف بھی مجھے بہت توجہ دینی پڑتی تھی۔ پھر باہر تبلیغی دورے تھے جن سے میں باوجود بچنے کے بھی نہیں بچ سکتا تھا۔ ۱۹۲۳ء جب ارتداد کا لاوا پھوٹا۔ تو میں ان دنوں قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ میں بے حد مصروف تھا اور دفتر دعوت تبلیغ نے ایک یہ صورت بھی نکالی تھی کہ اگر کوئی خود تبلیغ پر باہر نہ جانا چاہے۔ تو وہ پچاس روپیہ قریب ایک ماہ کا خرچ مبلغ کا داخل کرے۔ مگر میں نے بجائے پچاس کے سو روپیہ اس مد میں داخل کرا دیا مگر پھر بھی مجھے باہر جانے کا حکم ہوگیا۔ اور ایسے نازک وقت میں میں نے انکار کرنا مناسب نہ سمجھا اور قریباً ایک ماہ تک باہر دورے پر رہا۔ اور ان دنوں قرآن حمید کے گورمکھی ترجمہ میں میرے انہماک کا یہ عالم تھا۔ کہ میں دو سال تک لگاتار روزانہ پندرہ پندرہ گھنٹے کام کرتا رہا۔ دوپہر کا کھانا میں نے کئی ماہ تک نہیں کھایا۔ دوپہر کے کھانے کے وقت عموماً ایک دو پیالی چاء اور ایک دو بسکٹ میری خوراک تھے یہ نہیں کہ مجھے بھوک نہیں لگتی تھی۔ بھوک بھی خوب لگتی تھی۔ مگر اس وقت میں قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کے پروف دیکھا کرتا تھا اور ۱½ بجے ڈاک روانہ ہوتی تھی۔ پریس والوں کیساتھ یہ عہد تھا۔ کہ اگر ان کی طرف سے پروف پہنچیں تو وہ ہرجانہ کے ذمہ دار اور اگر میں دیکھ کر نہ بھیجوں۔ تو میں ہرجانہ کا ذمہ دار اس مشکل کیوجہ سے میں نے قریباً خاصی مدت تک دوپہر کا کھانا ہی ترک کر دیا۔ اور پھر نہ تو ان ایام میں کوئی پرچہ ہی لیٹ ہوا۔ اور نہ کمیٹی کا میں نہ صرف ممبر ہی تھا۔ بلکہ آنریری سیکرٹری بھی تھا۔ نہ ہی اس کے اہم فرائض میں کوئی ہرج ہوا۔ اور انہی ایام میں مجھے اپنی مرضی سے نہیں۔ بلکہ حکم سے باہر کئی تبلیغی دوروں پر جانا پڑا۔ مگر اس بڑھے ہوئے انہماک اور غیر معمولی محنت اور محنت بھی سخت دماغی جس میں دو سال تک مجھے لگاتار روزانہ پندرہ پندرہ گھنٹے کام کرنا پڑا آخر اس کا میری صحت پر جو ناخوشگوار اثر ہوا ذرہ وہ بھی ملاحظہ ہو۔ میری عمر اس وقت شاید ہی چالیس سال کی ہو۔ مگر لکھتے وقت اب میرا ہاتھ کانپتا ہے۔ ذیابطیس مجھے ہوگیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اب میں وہ محنت نہیں کر سکتا جو میں فرقان حمید کے گورمکھی ترجمہ کے وقت کرتا رہا۔ ڈاکٹروں کا تو یہ مشورہ ہے کہ مجھے کچھ عرصہ قطعی آرام کرنا چاہئیے قطعی آرام تو مشکل ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اب مجھے کوئی کام کرتے وقت اپنی صحت کا ضرور خیال رکھنا چاہئیے۔ لہٰذا اب قرآن مجید کے ہندی ترجمہ اور اخبار کے کام کو ایک ہی وقت میں جاری رکھنے کی غالباً میری صحت مجھے اجازت نہ دے۔ اخبار کی اشاعت اس قدر قلیل بلکہ اقل ہے کہ یہ اپنے اخراجات کو بھی پورا نہیں کر سکتی۔ مگر بیگانے تک بھی اس تبلیغی حربہ سے ہراساں ہیں۔ اس لئے اس کا جاری رہنا تبلیغی نقطۂ خیال سے ضروری ہے۔ اور دوسری طرف فرقان حمید کا ہندی ترجمہ اس قدر ضروری ہے کہ بغیر اس کے چارہ ہی نہیں اور ہندوستان میں اسلام کی بہتری کے دن قرآن مجید کی اشاعت پر ہی مبنی ہیں۔ اور اگر مسلمانوں نے اس ضروری فرض سے کوتاہی سے کام لیا۔ تو مسلمان خود اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑا چلائیں گے۔ لہٰذا اب وہ کونسی صورت ہو سکتی ہے۔ کہ جس سے اخبار بھی جاری رہے اور قرآن مجید کا ہندی ترجمہ بھی مکمل ہو جائے تو اس کے لئے ایک ہی صورت ہے۔ کہ نور کی خریداری اس قدر ہو سکے۔ کہ کم از کم پچاس روپے ماہوار کی گنجائش نکل آئے

اور میں کوئی نائب اڈیٹر رکھ سکوں جنہیں میں اخبار کے بوجھ سے فارغ ہو کر اپنی سب توجہ قرآن پاک کے ہندی ترجمہ پر لگادوں اور اگر نور کے موجودہ خریدار ہمت کریں۔ اور اس کارخیر کی انجام دہی کے لئے ہر ایک خریدار کم از کم دو دو نئے خریدار مہیا کردے۔ تو یہ مشکل ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی حل ہوسکتی ہے۔ صاحب توفیق اپنی گرہ سے چندہ ادا کرکے ایک سال کیلئے سکھوں یا آریوں کے نام نور جاری کرادیں۔ مجھے صرف ایک سال کیلئے ایسی مدد کی ضرورت ہے۔ اگر دوستوں نے مجھے اس کارخیر کے لئے ایک سال کے واسطے فارغ کردیا۔ تو میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال یا حد ڈیڑھ سال تک ہندی ترجمہ مکمل کرلوں گا۔ اگر اس عظیم الشان خدمت اسلام کے لئے دوست ہمت کریں۔ اور ایک سال کے واسطے ہر ایک دوست دو دو خریدار دیدے۔ تو یہ خدمت اسلام کا بہترین فرض بفضل خدا بخوبی سرانجام پاسکتا ہے۔ بعض ایسے صاحب توفیق بھی ہیں۔ جو دو دو کیا دس دس بیس بیس خریداروں کی قیمت بھی ایک سال کے لئے ادا کرسکتے ہیں۔ اور پھر وہ نور کے کون سے خریدار ہوں گے جن کے ایک دو دوست نہ ہوں۔ اور پھر وہ کون سے دوست ہوں گے جنہیں نور کی خریداری کیلئے کہا جائے اور وہ انکار کردیں۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔

اور دوسری صورت یہ ہے کہ وہ دوست جو خریدار پیدا نہیں کرسکتے۔ وہ نور کی کتابوں کا مکمل سٹ نصف قیمت پر ایک اپنے لئے خریدلیں اور ایک اپنے کسی دوست کو اسکی خریداری کیلئے آمادہ کریں۔ سٹ میں یہ کتابیں ہونگی۔

باوا نانک رحؒ کا مذہب ۶؍ ست اوپدیش ۸؍ سکھ اور مسلمان ۱؍ اذان کا گورمکھی ترجمہ ۱؍ سکھ دھرم اور اللہ اکبر ۱؍ گوردی بانی گورمکھی ۱؍ ہندو دھرم کی حقیقت ۶؍ آریہ مذہب کی حقیقت ۸؍ پروفیسر رامدیو آریہ کے چھ سوالوں کا جواب ۱؍ ہندو دھرم اور سوراج ۱؍ قضیہ گائے پر تنقیدی نظر ۲؍ جملہ چھ روپے آٹھ آنے مگر نصف تین روپے چار آنے بنتے ہیں۔ اب دونوں میں سے جونسی صورت آپ پسند فرماویں اختیار کرلیں۔ یا تو دو خریدار مہیا کردیجئے۔ اور یا پھر دو سٹ خرید لیجئے بہرحال اس کارخیر کی انجام دہی کے لئے آپ کو اس موقعہ پر میرے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے۔

مجھے توقع ہے کہ دوست درمے قدمے سخنے اس کارخیر اور عظیم الشان خدمت اسلام میں ایک مجاہد کا ہر طرح ہاتھ بٹائیں گے۔

KHILAFAT LIBRARY

شذرات

دھرم کوٹ رندھاوا میں اور سماج کے مسلمانوں آریوں کے جلسے

پچھلے دنوں مجھے برادرم شیخ محمد شفیع صاحب سب انسپکٹر پولیس ڈیرہ بابا نانک رحؒ کے پاس جانے کا اتفاق ہوا وہاں جاکر مجھے یہ معلوم ہوا کہ آریوں اور مسلمانوں کے قصبہ دھرم کوٹ میں جلسے ہیں۔ اور مباحثہ بھی ہوگا۔ میرے پاس وقت تھا۔ اور مجھے وہاں جانے کا موقعہ بھی مل گیا۔ اگرچہ میں بہت بچکر بیٹھا۔ مگر جلسہ کے صدر غازی محمود دھرمپال نے مجھے دیکھ لیا۔ اور زبردستی سٹیج پر کھینچ لیا۔ مجھے بار بار تقریر کرنے کے لئے کہا گیا۔ مگر میں ابھی ابھی مرض نمونیہ سے عہدہ برآ ہوا تھا۔ اور میں تقریر کرنے کے لئے آمادہ نہ تھا۔ اور ڈاکٹروں کی طرف سے بھی مجھے یہی ہدایت تھی۔ کہ آپ کو آرام کرنا چاہیئے۔ گلے اور سینہ میں ابھی اثر باقی تھا۔ مگر زیادہ زور دینے پر میں قریباً آدھ گھنٹہ بولا۔ آریوں اور مسلمانوں کے جلسے قریب ہی تھے یعنے درمیان میں شاید ہی دس قدم کا فاصلہ ہو۔ آریوں نے اپنی ہوشیاری سے سکھوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کرلیا تھا۔ دس دس منٹ کے بعد آریوں کی طرف سے دیانند کی جے اور مسلمانوں کیطرف سے اللہ اکبر کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ حاضرین میں ایک ہیجان برپا تھا۔ اگر اس وقت مباحثہ ہوتا تو فساد کا زیادہ احتمال تھا۔ اور میں خوش تھا کہ مباحثہ نہ ہوا

پیغامی واعظ کی بے اصولی

اسی جلسہ میں پیغامی مبلغ بھی موجود تھا۔ مولوی اللہ دتا صاحب وید الہامی ہے۔ یا قرآن پاک پر تقریر کررہے تھے۔ انہوں نے اثنائے تقریر میں یہ کہا۔ کہ قرآن پاک کی موجودگی میں کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ تو پیغامی مبلغ نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کرکے جو میرے ساتھ ہی بیٹھے تھے یہ کہا کہ یہ بھی کہدیں کہ کوئی نیا نبی بھی نہیں آسکتا مگر مولوی ثناء اللہ اس وقت کے آداب مجلس کو بخوبی سمجھتے تھے۔ انہوں نے مطلقاً کوئی توجہ نہ کی۔ گویا سنا ہی نہیں ورنہ اس جلسہ میں بدمزگی کا پیدا ہوجانا ایک معمولی بات تھی۔ یہ مسلمانوں کی کیسی بدقسمتی ہے کہ باوجود اس قدر مصائب اور ذلت کے پھر بھی یہ مشترکہ کاز میں ایک ہونا نہیں سیکھے اور جب تک ان کی یہ ذہنیت درست نہ ہوگی مسلمانوں کے کبھی اچھے دن نہیں آئیں گے۔ خدا انہیں سمجھ دے۔

آریہ سماج اپنا طریق بدلنا چاہتا ہے

۲۔ مارچ کا آریہ گزٹ لکھتا ہے۔:۔ کہ "آریہ سماج اس وقت ایسی منزلوں سے گذر رہا ہے کہ جو خوفناک دکھائی دیتی ہیں۔ اس وقت آریہ سماج کو طریق کام بدلنے کی ضرورت ہے"

پھر یہی اخبار آگے چلکر لکھتا ہے کہ

"غضب یہ ہے جب آریہ سماج عالم طفلی میں تھا تب جو کرتہ اس کو پہنایا گیا۔ وہی کرتہ اس عہد شباب میں بھی اسکو پہنایا جاتا ہے۔ یہ غریب چلا رہا ہے۔ ارے میں جوان ہوگیا میرے جسم نے نشوونما پائی اب یہ دیرینہ خرقہ میرے لئے باعث عذاب ہے۔ یہ میرے لئے مصیبت ہے۔ میں اسمیں سکڑ گیا ہوں۔ یہ میرے بڑھنے کے دن ہیں۔ اور یہ تمہارا شکستہ کرتہ میری قدرتی ترقی کو روکے بیٹھا ہے۔ لیکن آریہ سماجی ہیں زبردستی وہی کرتہ پہناتے ہیں"

کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں۔ کہ آریہ سماج اپنے موجودہ مارگ یا طریق پر مطمئن نہیں اور اب یہ اپنے لئے کوئی دوسرا راستہ اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اگر مسلمان اپنے کسی ایک آدھ عقیدہ کی شریعت کے مطابق اصلاح کرنا چاہیں۔ تو آریہ پریس آسمان سر پر اٹھا لیتا ہے کہ اسلام کا ایک ستون گر گیا اب خیر سے یہاں تو سب عمارت ہی ڈانواں ڈول ہورہی ہے اب ہم ویدک دھرم کی جے بولیں یا اسلام کی؟

آریہ تعلیم نے خود آریوں پر کیا اثر ڈالا

یہی آریہ گزٹ دوسری جگہ لکھتا ہے "سب سے پہلے گھر کی خبر لو ۷۵ فیصدی آریہ سماجی گھروں میں تو اہم پرستی لیپ لیپا برابر جاری ہے۔ دوسروں کو آریہ سماجی بنانے سے پہلے ...... اپنے گھر کو آریہ سماجی بنالیں

ہم نے بڑے بڑے آریہ سماجیوں کو دیکھا ہے کہ اُن کے گھر دل سے آریہ سماج اتنا دُور ہے کہ جتنا مغرب کو جانے والا مشرق سے دُور ہے۔ کیا یہ دہرم کے ساتھ مخول نہیں ہے؟"

کیا یہ اقتباس ہمارے کسی حاشیہ آرائی کا محتاج ہے اس حالت میں آریہ سماج کا اسلام پر آوازے کسنا جبکہ وہ خود اپنے مارگ سے کوسوں دُور رہے۔ مذہب کے ساتھ مخول نہیں تو اور کیا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

اڈیٹر صاحب زلزلہ کی رہائی

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب ایڈیٹر زلزلہ جو ایک مضمون کی اشاعت کیوجہ سے قید ہو گئے تھے۔ رہا ہو گئے رہائی کے وقت جیل کے دروازہ پر ڈاکٹر صاحب موصوف کے استقبال کیلئے مجمع کثیر موجود تھا۔ جنہوں نے انہیں پھولوں سے لاد دیا۔ اور مکان تک جلوس بنا کر لائے ڈاکٹر صاحب موصوف نے جس استقلال کے ساتھ اس مصیبت کو برداشت کیا وہ قابل تعریف ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں آیندہ ایسے مصائب سے محفوظ رکھے اور اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔

اکالی ایجی ٹیشن بند

ریاست پٹیالہ میں ایک اکالی قیدی سیوا سنگھ کی رہائی کیلئے جو اکالی ایجی ٹیشن شروع کیگئی تھی۔ وہ بند کر دی گئی۔ ایجی ٹیشن کے لیڈر سردار کھڑک سنگھ نے اعلان کیا ہے کہ ایجی ٹیشن کا مقصد محض مہاراج کی توجہ اس معاملہ کیطرف مبذول کرانا تھا سو کرا دی گئی ہے"۔ لیکن ایجی ٹیشن بند کرنے کی حقیقی وجہ یہ ہے۔ کہ ڈیپوٹیشن کا ریاست میں مکمل بائیکاٹ کیا گیا تھا۔ اور عام سکھوں کو ایجی ٹیشن سے ہمدردی نہ تھی۔ اگر سکھ چاہتے تو یہی بات مہاراجہ کی خدمت میں ایک وفد بھیجکر حاصل کر سکتے تھے۔ اب بھی ہمیں خوشی ہے کہ سردار کھڑک سنگھ نے بہت جلد غلطی کو محسوس کر لیا۔ صبح کا بھولا اگر شام کو گھر آ جائے تو اسے بھولا نہ کہنا چاہیئے۔ ریاست پٹیالہ ایک معزز سکھ ریاست ہے۔ اور وہ سکھوں کی ہمیشہ پشت پناہ رہی ہے۔ ایسی ریاست کے برخلاف سکھوں کا ایجی ٹیشن صریح اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی چلانے کا مصداق تھا۔

ہندوؤں کا ہندوؤں سے کیسا سلوک

آریہ اور سناتنی کہتے ہیں کہ اچھوت ہندو ہیں وہ ہندو ہیں یا نہیں۔ اس بحث کو الگ رکھتے ہوئے یہ بات تعجب سے سنی جائیگی۔ کہ وہ ہندو جو انہیں پریس اور پلیٹ فارم پر ہندو کہتے ہیں خود ان کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہیں۔ اس کے لئے ۳ مارچ کا پرکاش لکھتا ہے کہ

"اترپردیش بھارت میں گڑھوال اس قسم کے اینا چاروں (مظالم) کا مرکز ہے۔ کہ وہاں کا سماچار (خبر) ہے کہ ان غریب دلتوں (داد نے لوگوں) کی برات گرمی سے بیسو گھی کو جارہی تھی۔ کہ راستہ میں سناتنیوں نے اُسے گھیر لیا۔ چنانچہ تین دن تک ندی کنارے بھوکی پڑی رہی۔ اور اس وقت تک اُسے مخلصی نہ ملی جب تک سرکاری آدمیوں نے آکر نہ چھڑایا منزل مقصود تک پہنچنے پر بھی برات سے وہی سلوک ہوا چنانچہ براتیوں کو مار پیٹ کر بھگا دیا۔ اس پر پرکاش یہ حاشیہ دیتا ہے کہ

"یہ سلوک ہے اُن سناتنیوں کا اپنے دہرم بھائیوں پر جو چیونٹی کو دکھ دینا بھی دہرم وردودھ (برخلاف) سمجھتے ہیں۔ پرماتما کیا انہیں اس وقت سے پہلے ہوش نہ آئے گی۔ کہ یہ اپنا سرو یہ (سب کچھ) لٹا بیٹھیں"

خود آریوں کا اچھوتوں سے کیا سلوک ہے

اچھوت کہلانے والوں کو اپنانے کا سب سے زیادہ حامی آریہ سماج ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ یہ گرم جوشانہ حمایت صرف زبانی جمع خرچ تک ہی محدود ہے یا کچھ عملی پہلو بھی رکھتی ہے۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے یہ بات صرف پریس اور پلیٹ فارم تک ہی محدود ہے۔ عملی میدان میں ابھی تک صفر ہی ہے اور اگر ہمارا یہ لکھنا غلط ہے تو کیا آریہ سماج کوئی ایک بھی ایسی مثال پیش کر سکتا ہے جس سے یہ معلوم ہو سکے۔ کہ آریہ سماج نے کسی اچھوت کو اپنے نقطہ خیال سے شدھ کرنے کے بعد اس کے ساتھ روٹی اور بیٹی کے تعلقات وابستہ کئے ہوں جس سے ہم سمجھ سکیں کہ آریہ سماج نے ان نو واردوں کو مساوات دی ہو۔

اسلام کا طرز عمل کیا ہے؟

برخلاف اس کے اسلام کا طرز عمل اظہر من الشمس ہے۔ اور دشمن بھی اس امر کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے کہ جو نو واردوں کو مساوات سے سرفراز کرتا ہے۔ اگر آج ایک بھنگی بھی مسلمان ہو جائے تو ہمارا بھائی اور گوشت کا پوست ہے۔ اگر وہ دینی رنگ میں ترقی کرے تو اصولاً کسی بڑے سے بڑے آدمی کو بھی اس سے محض نَو مسلمان ہونے کیوجہ سے اس کے ساتھ رشتہ جوڑنے سے ایک منٹ کیلئے بھی دریغ نہ ہوگا۔

دعا اور آریہ سماج

۲۳۔ فروری کا آریہ گزٹ وید کے ایک منتر کا حسب ذیل ترجمہ کرتا ہے

"ہے سوامی! میری آنکھ کا۔ میرے ہردے کا جو بھی دوش (نقص) ہو۔ تو بھگوان اس دوش کو تباہ دو۔ اور میرے اندر طاقت دو کہ میں ان دوشوں کو آپ کی مدد سے دُور کر سکوں"

صاف ظاہر ہے کہ اس منتر میں کوئی ویدک رشی خدا سے دعا مانگ رہا ہے۔ مگر ستیارتھ پرکاش میں سوامی دیانند جی لکھتے ہیں۔ کہ دعا مانگنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اب اس وید منتر میں جو دعا مانگی گئی ہے۔ سوامی دیانند صاحب کی اس تعلیم کی موجودگی میں کیا حقیقت رکھتی ہے۔ اور ہم ہر دو میں سے کس کو ترجیح دیں۔ کیا اڈیٹر صاحب آریہ گزٹ اس پر کچھ روشنی ڈالیں گے۔

کچھ نور کے متعلق

نور لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ۔ مضامین کے لحاظ سے آپ کے سامنے ہے۔ عیاں را چہ بیاں۔ تو پھر کیا آپ کا یہ فرض نہیں کہ آپ نور کی توسیع اشاعت میں غیر معمولی توجہ سے کام لیں۔ تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے کہ جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا واحد ذریعہ ہے۔ ایسے مجاہد اور غازی پرچہ کی اعانت کرنا یقیناً اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے۔ نور کے وہ کون سے خریدار ہوں گے جن کے ایک دو دوست نہ ہوں پھر وہ کون سے دوست ہوں گے جنہیں نور ایسے مجاہد پرچہ کی خریداری کیلئے کہا جائے اور وہ انکار کر دیں۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے

احباب دعائے مغفرت کریں

جناب اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد علیخاں صاحب احمدی ممباسہ لکھتی ہیں کہ میری چچی صاحبہ احمدی جو کہ میرے شوہر ڈاکٹر محمد علیخاں صاحب احمدی کی والدہ تھیں بقضائے الٰہی بروز جمعہ بتاریخ ۴ جنوری ۱۹۲۹ء بوقت بارہ بجے رات کے اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت متقی دیندار پارسا تھیں۔ اور اپنے دین احمدیت کی پکی تھیں۔ اور صوم صلوٰۃ کی پابند و تہجد گذار تھیں۔ میں انکی روح کو ثواب پہنچانیکے لئے چھ ماہ کیلئے کسی غریب بھائی کے نام نور جاری کرانے کیلئے چندہ بھیج رہی ہوں آپ وصول کر لیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے

KHILAFAT LIBRARY

وید سمجھ سے بالا اور مہمل کتاب ہے

گذشتہ سے پیوستہ

اگر اس جگہ کوئی سماجی دوست یہ کہے کہ سوامی دیانند جی کے بھاشیہ کے متعلق جس قدر رائیں نقل کی گئی ہیں۔ وہ چونکہ تعصب پر مبنی ہیں۔ اسلئے قابل قبول نہیں۔ تو پھر یہی بات دیگر لوگ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ پنڈتان سماج دیانی سماج کا دیگر تمام مترجموں اور مفسروں کی محنت کو لغو اور فضول قرار دینا محض تعصب اور طرفداری کی بنا پر ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ سوامی صاحب چونکہ رشی تھے۔ اسلئے ان کا بھاشیہ تو صحیح اور درست ہے۔ مگر دوسروں کا نہیں۔ کیونکہ وہ رشی نہ تھے تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ ہم اس سے پہلے ٹریکٹ میں ثابت کر چکے ہیں۔ کہ پہلے رشیوں نے بھی ویدوں کو نہیں سمجھا تھا۔ اور پھر یہ بات بھی درست نہیں۔ کہ سوامی صاحب رشی تھے۔ کیونکہ انہوں نے نہ صرف یہ کہ رشی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ صاف لفظوں میں اس سے انکار کیا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے حوالہ سے ظاہر ہے

"ایک دفعہ ممالک مغربی و شمالی کے ایک مشہور نگر (شہر) میں کسی نے ان سے کہا۔ کہ سوامی جی آپ تو رشی ہیں۔ جواب میں سوامی جی کہنے لگے کہ رشیوں کے تاہ میں مجھے رشی کہہ رہے ہو لیکن سچ جانو کہ اگر میں کناد رشی کے سمے (زمانہ) میں اُتپن (پیدا) ہوتا۔ تو اس وقت کے ودوانوں (عالموں) میں بھی مشکل سے گنا جاتا" (سوانح عمری مرتبہ پنڈت لیکھرام و آتما رام ص ۹)

پس جب وہ رشی ہونے سے خود انکاری ہیں تو اس کے خلاف ہم کس طرح انہیں رشی مان کر یہ سمجھ بیٹھیں کہ ان کا کیا ہوا بھاشیہ صحیح درست اور لا غلط ہے۔

اس جگہ اگر کوئی یہ کہے۔ کہ سوامی صاحب نے باقاعدہ سنسکرت زبان اور اس کی گرامر کا مطالعہ کیا تھا۔ اور اپنی عمر کا بیشتر حصہ اسی میں صرف کر دیا۔ تو ایسی حالت میں یہ کہنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ ان کا کیا ہوا بھاشیہ بھی خطا سے ...... خالی اور غلطیوں سے مبرا نہیں۔ مگر ایسا کہنے والے کو یہ بھی تو یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح سوامی صاحب سنسکرت علوم اور ویدک گرامر کا مطالعہ کئے ہوئے تھے اسی طرح اُبٹ سائن مہی دہر۔ کا متیائن۔ آپستنبہ۔ شونک اور یاسک وغیرہ بھی تو اپنی زندگی ویدک لٹریچر وغیرہ کے پڑھنے اور پڑھانے میں ہی گذار چکے تھے۔ جب ان کے بھاشیہ آریہ سماج کے نزدیک غلط ہیں۔ تو سوامی صاحب کا بھاشیہ کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ ویدک علوم کے اتنے ہی ماہر نہ تھے۔ جتنے کہ مذکورہ بالا ویدک بزرگ۔

لیکن بات دراصل یہ نہیں۔ کہ فلاں نے گرامر زیادہ پڑھی تھی اور فلاں نے کم۔ یا فلاں نے ویدوں کے انگ اپانگ (متعلقہ علوم) سارے پڑھے۔ اور فلاں نے بعض۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ویدک الفاظ ہی کچھ اس قسم کے گول مول پر پیچ اور عجیب واقع ہوئے ہیں۔ کہ جن کا کوئی یقینی مطلب بتلایا ہی نہیں جا سکتا۔ ایک اگر اگنی کے معنی آگ لیتا ہے تو دوسرا اس کے معنی خدا سمجھ بیٹھتا ہے۔ تیسرا اس سے بجلی مراد لیتا ہے کسی کے نزدیک اگنی کے معنے حرارت یا بجلی کے ہیں تو دوسرے کے خیال میں اس کا کچھ اور ہی مطلب ہے اسی طرح گنپتی سے اگر کوئی گھوڑا مراد لیتا تھا۔ تو ایک دوسرا مفسر گنپتی کے معنے ایشور بتلاتا ہوا سارے منتر کے معنی ہی ایک دم الٹ دیتا ہے۔ بلکہ بہت سے ایسے منتر بھی ویدوں میں پائے جاتے ہیں جن کا لفظی ترجمہ اگر صحیح صحیح کر بھی دیا جائے تب بھی ان کے اصلی مطلب اور حقیقی مفہوم سے کوئی واقف نہیں ہو سکتا اور ہزار ٹکریں مارنے پر بھی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس منتر میں کس امر کا بیان ہے۔ مثالاً ذیل کا منتر ملاحظہ ہو۔

جناب سوامی دیانند صاحب نے یجروید کے ادھیائے ۲۷ منتر ۳۳ کا لفظی ترجمہ یہ کیا ہے یعنی

وید منتر کا لفظی ترجمہ از سوامی دیانند صاحب

"ہے اپنے ایشور یہ شُبھ بہائے مان وایو کے تلیہ ارتھات جیسے پون اس جگت میں سنگتی کے لئے ایک پرکار کی گتی اور وِش دو ہی گتیوں اور وِدیا اور پرشارتھ سے وِدیا سنگتی کے لئے دو بیشی اور تین پرکار کی گتیوں سے اور تیس اور نشچت نیموں کے ساتھ یگیہ کو پراپت ہوتا ویسے پراپت ہوتے سو آپ ان سب کو وشیش کر چھوڑیئے ارتھات ان کا اپدیش کیجیئے۔"

جو لوگ ہندی جانتے ہیں۔ وہ تو پڑھتے ہی چلا اُٹھینگے کہ اس ترجمہ سے ہمیں کچھ بھی پلے نہیں پڑا۔ مگر اردو دان احباب کیلئے ہم اس ہندی کا لفظی ترجمہ کئے دیتے ہیں۔ تاکہ وہ یہ بھی معلوم کر سکیں۔ کہ وید منتروں کا لفظی ترجمہ کوئی صحیح صحیح کر بھی دے تب بھی ان کے اصل مفہوم اور مطلب سے آگاہ ہونا امر محال ہے اب سوامی صاحب کے ہندی بھاشیہ کا لفظی اردو ترجمہ پڑھیئے۔ اور ہر ایک طرف سے اپنی توجہ ہٹا کر اس ترجمہ سے منتر کے حقیقی معنے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔

اردو میں لفظی ترجمہ

"اے اپنی دولت سے بارونق ہوا کی مانند یعنی جیسے ہوا اس دنیا میں میل کے لئے ایک طرح کی حرکت اور دس قسم کی اور علم اور ہمت سے علم میل کے دو جیسی (۲۰) اور تین طرح کی حرکتوں سے اور تیس اور یقینی قاعدوں کے ساتھ یگیہ کو حاصل ہوتا ویسے حاصل ہوتے سو آپ ان سب کو خاص کر چھوڑ دیئے یعنی ان کو نصیحت کیجئے؟"

یہ ہے سوامی صاحب کی ہندی کا اردو میں ترجمہ۔ اب ناظرین خود ہی بتلائیں اس کے پڑھنے سے کچھ بھی ہاتھ پلے پڑا کس قدر پر پیچ بے معنی اور مہمل کلام ہے۔ جس میں نہ ربط ہے نہ سلاست اور نہ ہی اس کے کچھ معنے نظر آتے ہیں۔ اب اس میں سوامی صاحب کا کیا قصور ہے۔ انہوں نے تو لفظی ترجمہ کرنا تھا سو کر دیا۔ مگر اس میں معنے ڈالنا تو ان کا فرض نہ تھا۔ پس اگر ویدوں کا سمجھنا کٹھن اور دشوار ہے۔ تو اسلئے نہیں کہ ویدک الفاظ یا انکی گرامر کو سمجھنے والا کوئی نہیں۔ بلکہ اس کا باعث یہ اور صرف یہ ہے کہ وہ کچھ اس قسم کے الفاظ کا مجموعہ ہیں۔ کہ جنہیں سوائے مہملات کے اور کچھ ہے ہی نہیں۔

اب ذیل میں اسی قسم کا ایک منتر اور بھی نقل کیا جاتا ہے جو قطعی مہمل اور بے معنے ہے۔ مگر چونکہ مختلف وقتوں میں مختلف مترجموں نے اس میں معنے ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے پہلے اس کا لفظی ترجمہ اور بعد ازاں مختلف منتروں کے آٹھ مختلف ترجمے پنڈت موہن لال وشنو لال پنڈیا کی کتاب آریہ سماج کے دس نیم" سے نقل کریں گے تاکہ ناظرین پر یہ امر کما حقہ منکشف ہو جائے کہ واقعی وید ایک مہمل سی کتاب ہے۔ جس کے یقینی مطالب تک کسی کی بھی رسائی نہیں اور آج تک جن لوگوں نے اس کے معنے بتلائے وہ ان کے ذاتی خیالات کا ہی آئینہ ہیں نہ کہ وید کے حقیقی مفہوم کا مظہر۔

یجروید کا اصل منتر

چتوار و شرنگا ترایو اسیہ پادا دوے شیرشے سپت ہستا سو اسیہ ترِدھا۔ بدّھو

KHILAFAT LIBRARY

درِشھبو رور دِتی بھو دیو د مرتیام آدی دلیش اِیجر وید ادھیائے ۱۷ منتر ۹۱)

پنڈت موہن لال وشنو لال پنڈیا لفظی ترجمہ

اس کے چار سینگ ہیں۔ تین پیر ہیں۔ دو سر ہیں۔ سات ہاتھ ہیں اور تین طرح پر بندہا ہوا وہ بیل چلاتا ہے۔ (وہ) بڑا دیوتا (یعنی بیل) مرنے والوں (انسانوں) میں آداخل ہوا۔"

یہ تو ہوا اس منتر کا لفظی ترجمہ جس کے پڑھنے سے کچھ بھی ہاتھ پلے نہیں پڑتا۔ کہ اس کا صحیح مطلب کیا ہے۔ اور یہاں کس قسم کے انوکھے بیل یا دیوتا کا ذکر ہے۔ جو دنیائے جہان کے جانوروں یا دیوتاؤں سے نرالی وضع اور شان والا ہے چونکہ اس منتر کا مہمل پن ہر ایک مفسر کو کھٹکا ہے۔ اس لئے ہر ایک نے اپنی اپنی سمجھ اور فہم کے مطابق اس کو معنے پہنانے کی کوشش کی ہے۔ جو بجائے خود اس امر کی دلیل ہے کہ واقعی وید منتر ایک بے معنی شے ہیں۔ کہ جن میں اگر دوسرے لوگ معنی ڈالیں تو ڈالیں ورنہ بذات خود وہ کوئی معنے نہیں رکھتے۔ پس اب ذیل میں اس کے آٹھ دیگر ترجمے پڑھئے۔ تاکہ آپ کو بھی ہمارے قول کی صداقت کا اقبال کرنا پڑے۔

یاسک منی کا ترجمہ

یہ شرتی (منتر) یگیہ کا اظہار کرتی ہے چار وید اس کے چار سینگ ہیں۔ تین سَوَن (پڑھنے کا لہجہ) یعنی (۱) نیچی آواز (۲) اونچی آواز (۳) درمیانہ آواز۔ اس کے تین پیر ہیں۔ پرائینیہ اور اودینیہ اس کے دو سر ہیں۔ سات گائتری وغیرہ۔ چھند (جو گائے جاتے ہیں۔ اس کے سات ہاتھ ہیں۔ اور منتر براہمن وکلپ ان تینوں سے (تین طرح) پر بندہا ہوا وہ یگیہ بہ مثال بیل جو کہ تیج یعنی آگ کا دیوتا ہے۔ انسانوں میں ان کی بھلائی کے لئے داخل ہو رہا ہے۔"

پتنجلی منی کا ترجمہ

یہ شرتی (منتر) کلام یا لفظ کے بیان میں بیل کے استعارہ سے کہی گئی ہے جیسا کہ (۱) نام (اسم) (۲) کریا (فعل) (۳) اپ سرگ (ایزادی الفاظ) اور (۴) نپات (مختی الفاظ) یہ چار اس کے سینگ ہیں اور بھوت (ماضی) بھوشیہ (مستقبل) اور ورتمان (حال) یہ زمانہ کی تین قسمیں اس کے تین پیر ہیں۔ نیتہ اور کاریہ (ازلی اور موضوع) یہ دو اس کے سر ہیں۔ سات وبھگتیاں (گردانیں)

اس کے سات ہاتھ ہیں۔ ہردیہ (دل) گلا اور سر جن سے الفاظ بولے جاتے ہیں۔ ان تین مقاموں میں یہ بندہا ہوا ہے آواز دینے والا ہونے سے اس کا نام برشبھ (بیل) ہے پس یہ آواز کرنے والا بڑا دیوتا (آواز کی شکل والا) مرنے والوں (انسانوں) میں داخل ہو گیا۔

رامانج اچاریہ کا ترجمہ

یہ شرتی پرمیشور کے بیان میں ہے چاروں وید اس کے چار سینگ ہیں۔ تین طرح جیو (ارواح) یعنی نیتہ (ہمیشہ رہنے والے) (۲) بدّھ (جو بندھے ہوئے) یعنی جسم کی قید میں ہیں (۳) مکت (نجات شدہ) یہ ہی اس کے پیر ہیں (۱) شدھ ستو اور (۲) گنا تمک ستو یہ دو اس کے سر ہیں۔ یعنے سر کے بجائے ہیں۔ مہتتو وغیرہ سات پرکرتی (مادہ کی اولین حالت) اور بکرتی (شکلوں کی تبدیلی) اس کے سات ہاتھ ہیں ایسا وہ مہادیو سب دیوتاؤں سے بڑا دیوتا افضل برشبھہ (وہ بیل) یا شدیو وسدیو کے لڑکے کرشن جی اپنے (۱) سنکرشن (۲) پردیومن اور (۳) انرودھ یہ تینوں کرشن جی کے لڑکے پوتے ہیں۔ ان تین شکلوں سے انسانوں میں بندھتا یعنی ظاہر ہوتا ہوا سب کو نام والا اور شکل والا بناتا ہے۔ اور مرنے والوں یعنی چیتن (ذی روح) اور اچیتن (غیر ذی روح) اشیاء میں انتر آتما (اندر رہنے والا) ہو کر داخل ہوتا ہے۔

وشنو فرقے کے بزرگ مدّھنیا ربنہ مہاراج کا ترجمہ

یہ شرتی پرنو یعنی اوم پر ہے (جو کہ ایشور کو مخاطب کرنے والا خاص نام ہے) آ۔ اُو۔ م اور غنہ نون۔ یہ چار اس کے سینگ ہیں ادھیاتم (روحانی) بھُو (دنیاوی) ادہیجیں (پرجاہ و جلال) یہ تین اس کے پیر ہیں چت اور اچت (حافظہ اور غیر حافظہ) کی دو طاقتیں بجائے دو سر کے ہیں۔ بھوہ وغیرہ سات لوک (کرّہ جات) اس کے سات ہاتھ ہیں۔ وراٹ (مجموعہ کرہ جات شمسی) ہرنیہ گربھ تمام چمکیلی اشیاء والا اور ویاکرت ان سے تین طرح بندہا ہوا وہ بیل کی مثال والا پرنو (اوم) برہم کے جاہ و جلال کو ظاہر کرتا ہے۔

سوامی بلبھ آچاریہ کا ترجمہ

یہ شرتی شری لیلا والے پورن پرشوتم (پرمیشور) کا اظہار کرتی ہے ان شری پرشوتم کے چار نیتر پد وہ وغیرہ سینگ یعنی افضل عضو کے مانند ہیں۔ اور تنوجا (یعنی جسم کو نچھاور کر دینا) بتجا (یعنے دھن دولت کو نچھاور کر دینا) اور مانس (یعنی دل کو نچھاور کر دینا) یہ تین قسم کی خدمات اس کے تین پیر ہیں۔ سکھیہ یعنی دوستی کا خیال رکھنا اور آتم نویدن (اپنے تئیں غلام تصور کریں۔ یہ دو قسم کی بھگتی (اشتیاق سے ریاضت کرنا) اس کے دو سر ہیں۔ کتھا (مذہبی کتب کو سننا وغیرہ سات طرح کی بھگتی اس کے سات ہاتھ کے مانند ہیں۔

چھٹے معنے متعلقہ شری بلنیو (راگ) پر ہیں

یہ شرتی بین باجہ کا اظہار کرتی ہے۔ گانے میں جو چار طرح کی آواز ہے۔ وہ اس کے چار سینگ ہیں۔ کرپل وغیرہ تین سور (سُر) اس کے تین پیر ہیں لی اور شور یہ دو سر ہیں۔ سات اندھر اس کے سات ہاتھ ہیں ہونٹ اور دو ہاتھوں سے (یعنی ان تین سے) وہ بندہا ہوا ہے۔ اس طور پر وہ بیل کی مثال والا بلنیو راگ انسانوں میں داخل ہوا۔

ساتویں معنی متعلقہ علم موسیقی

یہ شرتی سنگیت (موسیقی) کا اظہار کرتی ہے۔ اس کے نت تبت گھن اور وہن یہ چار سینگ ہیں۔ تین گرام اس کے تین پیر ہیں۔ مے اور سو یہ دو سر ہیں۔ سات سور (سُر یں) ترمور چھنا اس کے سات ہاتھ ہیں۔ گلا اور ناف اور منہ ان تین مقاموں میں بندہا ہوا ہے۔ وہ علم موسیقی بمثال انسانوں کو خوش کرتا ہے۔

آٹھویں معنی متعلقہ علم ادب

یہ شرتی ساہتیہ (لٹریچر) کا اظہار کرتی ہے۔ اس کے آوکبیہ وغیرہ چار سینگ ہیں یکش۔ بیتھنا اور دہون تین اسکے پیر ہیں۔ چترا (عکس) وغیرہ سات اس کے ہاتھ ہیں۔ نظم۔ نثر اور راگ ان تین سے وہ (تین طرح پر) بندہا ہوا ہے۔ ایسا علم ادب بمثال بیل انسانوں کے دلوں کو خوش کرنے کا باعث ہوتا ہے۔" (منقول از تحفہ آریہ سماج مصنف پنڈت جگدمبا پرشاد صفحہ ۱۴۹ تا ۱۵۲)

اب ناظرین باتمکین محولہ بالا منتر کے بھانت بھانت کے مختلف ترجمے پڑھ کر ہمارے بیان کی تصدیق کریں گے کہ وید منتر واقعی ...

ی اور مہمل شے ہیں۔ کیونکہ اگر ان کے کوئی معنے ہوتے تو ضروری
۔ کہ مترجموں کو اپنے پاس سے اس قسم کے منتروں ہیں
اس قسم کے مضحکہ خیز ترجمے کرنے کی ضرورت نہ پڑتی ان

س قسم کا اپنے پاس سے معنے ڈالنا اس امر کی بین دلیل ہے
وید کوئی مفصل کتاب نہیں۔ کہ جسکو ہر ایک پڑھ کر در سمجھ
سکے۔ بلکہ یہ لاینحل معموں۔ سمجھے بالا چیستانوں اور ان بجھ
بھارتوں کا مجموعہ ہے۔ پس جب اس کا لاینحل معموں اور
سے بالا چیستانوں کا ہونا ظاہر ہے۔ تو ایسی حالت میں اسے
ہامی الیشوری گیان اور دنیا کا ہادی اور رہنما تبلانا درست
یں۔ کیونکہ ہادی و رہنما کہلانے کی وہی کتاب مستحق
ہو سکتی ہے۔ جو کسی زندہ اور عام فہم زبان میں ہو اور
ہر ایک شخص اسے پڑھ اور سمجھ سکے نہ کہ وہ کتاب ہادی
کہلانے کے لائق ہے جسکی باتوں کا سمجھنا انسانی طاقت سے
بالکل بالا ہو۔ چونکہ وید کا مشکل کٹھن اور ناممکن الفہم ہونا
ثابت ہو چکا ہے اس لئے ان کو ہادی و رہنما کہنا اور
پھر اپنی نجات کا انحصار رکھنا کسی حالت میں بھی صحیح نہیں
امید ہے ہمارے ویدک دھرمی بھائی ان باتوں پر غور
کر کے اپنی عاقبت کی فکر کریں گے۔

فضل حسین احمدی مہاجر قادیان۔

مجرب نسخہ برائے ضیق النفس (دمہ)۔ پتے نیم ۲ چھٹانک پختہ۔ گیہوں صاف شدہ ۲ چھٹانک پختہ

ترکیب تیاری۔ ایک دیگچہ میں پہلے پتے نیم ۱ چھٹانک ڈال کر پھر گیہوں درمیان میں رکھ کر پھر باقیماندہ پتے ڈال دیویں۔ اور ۲ سیر پختہ پانی میں اس قدر پکا دیں کہ پانی بالکل خشک ہو جاوے۔

پتے نیم کو گیہوں سے صاف کر کے سایہ میں خشک کر لیویں اور مریض کیلئے برابر پیکر برابر وزن گھی و قند سفید ڈال کر بطور پنجیری بنا دیں پاؤ خام ہر روز علے الصباح نوش کرا دیں۔ اور نخود کی روٹی بغیر نمک کے دونوں وقت کھلا دیں۔ اور خدائی قدرت کا تماشہ دیکھیں۔

لہ یہ امر خود آریہ سماج کے مشہور اعد کا نمی پنڈت بھی تسلیم کر چکے ہیں جیسی تو لکھا ہے کہ ویدوں کا عالم دنیا بھر میں کوئی نہیں سا کہ ٹریکٹ نمبرا میں دکھلا یا جا چکا ہے۔

ضروری اطلاع

KHILAFAT LIBRARY

جن دوستوں کے اسمائے گرامی مع نمبر خریداری درج ذیل ہیں ان کا سال اخیر مارچ تک ختم ہوتا ہے۔ ان سب کے نام یکم اپریل کو وی۔ پی ہوں گے اگر کسی صاحب کو کسی وجہ سے آئندہ سال کیلئے نور کا ساتھ دینا منظور نہ ہو۔ تو وہ ۲۷ مارچ ۱۹۲۹ء سے پہلے پہلے دفتر نور میں اپنے ارادہ سے ضرور اطلاع دیدیں جو دوست نور سے جدائی اختیار کرتے ہیں۔ اگرچہ ان پر بھی ایک گونہ افسوس تو ضرور ہوتا ہے۔ کہ وہ نور جیسے مجاہد اور غازی پرچہ جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کا واحد ذریعہ ہے۔ کے لئے تین روپے سال کی تجھہ رقم بھی قربان نہیں کر سکتے مگر ان لوگوں کی بے اعتنائی کا کیا کہنا باوجود پیشتر اطلاع ملنے کے بھی خاموش رہتے ہیں۔ اور وقت پر وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں۔ اور بلا وجہ دفتر نور کو نقصان پہنچاتے ہیں ایسے لوگوں کا یہ اخلاقی گناہ نا قابل عفو ہے۔ اگر وہ ایک مجاہد پرچے کی اعانت نہیں کر سکتے تو نقصان پہنچا کر حوصلہ شکنی بھی کیوں کریں۔ اور اب جبکہ اڈیٹر نور قرآن پاک کے ہندی ترجمے میں مصروف ہے تو اس صورت میں دوستوں کا نہ صرف یہ فرض ہے کہ وہ اپنا وی پی ہی فی الفور وصول کر لیں بلکہ انہیں نور کی توسیع اشاعت کے لئے بھی غیر معمولی توجہ اور سعی سے کام لینا چاہئیے تاکہ نور کا فنڈ اس قابل ہو سکے کہ میں کوئی نائب اڈیٹر رکھ کر بے فکری سے قرآن پاک کا ہندی ترجمہ کر سکوں۔

- نمبر ۶۰ مولوی غلام محمد خانصاحب ایم اے — ہے ۲/
- نمبر ۶۱ میاں سراج الدین صاحب انسپکٹر — ہے ۲/
- نمبر ۷۰ بابو سمیع اللہ صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۷۹ چوہدری عبد العزیز صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۸۰ منیجر صاحب احمدیہ ریڈنگ روم نوشہرہ — ہے ۲/
- نمبر ۸۴ مولوی عبد اللطیف صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۸۶ سیٹھ علی محمد صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۱۱۲ چوہدری نذیر احمد صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۱۱۳ مولوی محمد الدین صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۱۵۹ میرزا محمد جمیل بیگ صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۱۶۰ چوہدری محمد حیات خانصاحب — ہے ۲/
- نمبر ۱۶۴ ایم عبد الرحمن صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۱۷۱ ملک سردار خاں صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۱۸۰/۱۳ سیکرٹری صاحب خالصہ ہائی سکول — ہے ۲/
- نمبر ۱۸۹ ڈاکٹر مہر علی صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۱۹۰ بابو غلام محمد صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۱۹۲ بابو اعجاز حسین صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۲۴۹ سید محمد حسین صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۲۵۰ جناب فیح الزمان خان صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۲۵۱ منشی عبد العزیز صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۲۵۲ منشی محمد عبید اللہ صاحب ڈویژنل افسر — ہے ۲/

- نمبر ۲۵۶ منشی صدر الدین صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۲۳۶ بابو عبد الغفور صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۳۴۲ ملک سراج الدین صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۴۸۹ بابو یار محمد صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۴۹۰ میاں محمد حسین صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۴۹۳ سید ارادت حسین صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۴۹۵ منشی غلام حسین صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۳۰ مولوی اللہ دتا صاحب ساگر — ہے ۲/
- نمبر ۵۸۱ حکیم محمد قاسم صاحب قریشی — ہے ۲/
- نمبر ۵۸۲ چوہدری سردار خاں صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۵۸۳ سید کرامت حسین صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۵۸۴ مستری شمس الدین صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۵۸۵ مولوی سید مظاہر الحسن صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۵۸۶/۱۳ ڈاکٹر قدرت علی صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۵۸۷ چوہدری محمد لطیف صاحب — ص
- نمبر ۵۸۹ جناب محمد شفیع صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۵۹۰ بابو محمد شریف صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۵۹۱ منشی غلام حیدر صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۵۹۲ مولوی شیر محمد خاں صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۵۹۳ سید احمد شاہ صاحب — ہے ۲/

- نمبر ۵۹۴ جناب عطاء الرحمن صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۵۹۵ سید بشیر احمد صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۵۹۶ منشی غلام حسین صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۵۹۷ جناب عبد الغفور صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۵۹۸ مستری فیروز الدین صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۵۹۹ برائے سلطان خان صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۶۰۰ نواب غلام سرور خان صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۶۰۱ قاضی محمد منیر صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۶۰۲ چوہدری سردار احمد صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۶۰۳ شیخ حمید احمد صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۶۰۴ مولوی علی محمد خاں صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۶۰۵ منشی خیر الدین صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۶۰۶ مسٹر ایم۔ اے غفور — ہے ۲/
- نمبر ۶۰۷ جناب نعمت اللہ خانصاحب — ہے ۲/
- نمبر ۶۰۸ منشی محمد موسےٰ خاں صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۶۰۹ جناب خواجہ علی صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۶۱۰ سید شاہ محمد صاحب — ہے ۲/
- نمبر ۶۱۱ حکیم نواب خانصاحب بدر — ہے ۲/

اخبار نور کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر خریدار کا فرض اولین ہے۔

ایک اور ہندو صدائے وقت اسلام پر

KHILAFAT LIBRARY

پیغمبر اسلام کی کثیر الازدواجی

(از جناب پروفیسر حکم چند کماری بی اے ایڈیٹر ستارہ صبح)

مجھے کئی دفعہ خیال پیدا ہوا کہ حضرت محمد صاحب کی کثیر الازدواجی کے سوال کا مطالعہ کروں مگر چند در چند وجوہات سے یہ آرزو پوری نہ ہو سکی۔ حتیٰ کہ کچھ صوفی کے حلقوں میں اس بات کا اعلان کیا گیا۔ کہ "مادر عالم" اب پھر دنیا میں نمودار ہو رہی ہیں اور ہم سب کا فرض ہے کہ عورت ذات کی عظمت اور تقدس کو سمجھنے اور بحال کرنے کی جہاں تک ہو سکے کوشش کریں۔ انہی ایام میں فخر الملک ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کے ان خیالات کے مطالعہ کرنے کا مجھے موقعہ ہاتھ لگا۔ جو اپریل ۱۹۳۶ء کے "وشو بھارتی" میگزین میں شائع ہوئے تھے۔ اور جن کا ترجمہ ستارہ صبح کے ایک گذشتہ نمبر میں ہدیۂ ناظرین کیا گیا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ عورت اور مرد کا تعلق محض شہوانی جذبات پر مبنی ہے وہ سخت غلطی پر ہیں۔

کسی فلاسفر نے درست کہا ہے کہ اگر انسان کی طرح شیر بھی طاقت گویائی رکھتا تو خدا کو ایک مہیب شیر ببر بیان کرتا بات دہی ہے۔ کہ

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

کثیر التعداد انسانوں کے دماغ میں آہی نہیں سکتا۔ کہ اس وقت مردمی کے نکاس کے دو راستے ہیں۔ ایک سفلی دوسرا علوی جب اس کا نکاس بے سوچے سمجھے سفلی رستے ہوتا ہے۔ تو انسان انسان نہیں رہتا۔ حیوان کے قریب قریب پہنچ جاتا ہے۔ اور جب اس نکاس کو اوپر کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تو انسان عقل و شعور، علم و فضل۔ ادراک و فہم کی دولت سے مالا مال ہو کر رسالت اور نبوت کا اہل بنتا ہے

عورت اور مرد کا تعلق محض شہوانی تعلق نہیں

شہوانی تعلق ان لوگوں میں پایا جاتا ہے کہ جن کی طاقت شہوانی کا نکاس سفلی رستے سے ہوتا ہے۔ عورت اور مرد کا تعلق روحانی بھی ہے۔ اور یہ تعلق ان ہستیوں میں پایا جاتا ہے۔ جو طاقت مردمی کو علوی نکاس کی طرف موڑ دیتے ہیں اور یہ کام ان برگزیدہ روحوں کا ہے۔ جو دنیا میں روحانی زندگی کا نمونہ قائم کرنے کو آتے ہیں۔ نر کو انسانی نسل کشی کا طریق سکھلانے کے لئے اس نقطۂ نگاہ سے عورت مرد کی شہوت رانی کا آلہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے خوابیدہ قوائے عملی اخلاقی دماغی اور روحانی کے بیدار کرنے میں وہی خدمت سرانجام دیتی ہے۔ جو بھاپ ایک انجن یا دخانی کل کے محرک کرنے میں دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو دہرم میں عورت کو شکتی یعنی طاقت سے تعبیر کیا ہے۔ اور ہر دیوتا کے ساتھ ایک شکتی بطور اس کی زوجہ کے لگا دی گئی ہے۔ مثلاً برہما کی شکتی سرسوتی وشنو کی شکتی لکشمی اور مہا دیو کی شکتی اوما یا پاربتی۔

حضرت محمد صاحب نے عین شباب کے عالم میں ایک ایسی عورت (بی بی خدیجہؓ) سے شادی کی جو بیوہ تھی اور عمر میں ان سے پندرہ سال بڑی تھی۔ یعنی حضرتؐ کی عمر ۲۵ سال کی تھی۔ اور بی بی خدیجہؓ چالیس سال کی تھیں۔

اگر حضرت معمولی درجے کے انسان ہوتے۔ تو ضرور تھا کہ ایک متمول عورت کو نکاح میں لا کر وہ عیش و طرب کی زندگی بسر کرنے لگتے۔ لیکن نہیں خدا نے ان کو ایک کار عظیم کے لئے طیار کرنا تھا۔ اور گو وہ ہنوز اپنے مشن سے ظاہری طور پر آگاہ نہ تھے۔ قضا و قدر اپنا کام برابر کئے جا رہی تھی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ آپ خانہ داری کے جھمیلوں میں الجھنے کی بجائے کئی کئی دن کے کھانے کا سامان ہمراہ لے جا کر مکہ کے قریب غار حرا میں ریاضت کشی اور تزکیہ نفس میں مشغول رہتے۔ اور جب تک کھانے پینے کا سامان ختم نہ ہو لیتا۔ گھر کی طرف منہ نہ کرتے تھے۔

کئی سال تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور حضرت اپنے نفس کے تزکیہ سے اپنے آپ کو اس مشن کے لئے نادانستہ طور پر تیار کرتے رہے۔ جس کے لئے قدرت نے آپ کو وضع کیا تھا بالآخر جب آپ کی ریاضت کشی پایۂ تکمیل تک پہنچ گئی۔ اور تزکیہ نفس کے ذریعے آپ اس قابل ہو گئے۔ کہ آپ کے قلب پر لوح محفوظ کا نوشتہ عکس انداز ہو سکے تو ایک روز دفعۃً آپ نے دیکھا کہ کوئی نورانی صورت ہاتھ میں کچھ تحریر لا کر گویا ہے۔ کہ "اے محمدؐ پڑھ"

یہ آپ کی نبوت کا آغاز ہے۔ مسلمان اسے وحی کا نزول کہتے ہیں۔ اور جبرائیل کو اس کا حامل۔ عیسائی اسے روح القدس کا نازل ہونا کہینگے۔ بات ایک ہی ہے۔ فقط لفظوں کا فرق ہے جب کوئی شخص اپنے نفس کو پاکیزہ بنا لیتا ہے۔ تو قدرت کے اسرار اس پر خود بخود منکشف ہونے لگتے ہیں۔ اور وہ انکو ایک کھلی کتاب کی طرح مشاہدہ کرنے لگتا ہے۔ اور رشی منیر یا رشی کہلاتا ہے۔ آپ نے ایسا ماجرا پہلے کبھی نہ دیکھا تھا لکھا ہے کہ آپ پر کپکپی طاری ہو گئی۔ آپ نے سمجھا کہ کوئی جن یا بھوت ہے۔ جو آپ کو بہکانے آیا ہے۔ آپ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ سیدھا گھر کا رخ کیا۔ اور جب اپنے مکان پر پہنچے دہم سے لیٹ گئے۔ اور بی بی خدیجہؓ سے کہنے لگے میرے اوپر گرم کپڑا ڈالو۔ میں سردی کے مارے ٹھٹھر رہا ہوں۔

جب بی بی خدیجہؓ نے ماجرا دریافت کیا۔ آپؐ نے سارا حال کہہ سنایا۔ اور کہا مجھے ڈر ہے۔

اس نیک بخت بی بی کی فراست دیکھئے۔ کہا۔ آپ ہمیشہ نیک شعار رہے ہیں لوگ آپ کو امین کہکر پکارتے ہیں۔ شیطان ایسے شخص کے پاس آنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ ہو نہ ہو یہ روح القدس کا نزول ہے۔ یہ سنکر آپ کو ڈھارس ہوئی۔ اور غالبًا یہ آپ کی زندگی کا پہلا لمحہ تھا۔ جب آپ کے دل کا ایک چھوٹا سا روزن کھلگیا۔ اور آپ نے اس میں جھانک کر اپنی زندگی کے عظیم الشان مشن کا ایک دھندلا نظارا مشاہدہ کیا کیا بی بی خدیجہ کا یہ احسان کوئی معمولی احسان تھا۔

دنیا کا ظہور دو طاقتوں کی باہمی رگڑ کا نتیجہ ہے طاقت عقل۔ اور طاقت عمل۔ مرد طاقت عمل کا حامل ہے۔ اور عورت طاقت عقل کی مجسمہ۔ اگر بی بی خدیجہ کی طاقت عقل ایسے اڑے وقت میں حضرت محمد صاحب کی طاقت عمل میں جنبش پیدا نہ کرتی۔ تو جو کام خدا کو آپ کی ذات سے لینا منظور تھا پورا نہ ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ آپ بی بی خدیجہ کی اس قدر عزت کرتے تھے۔ کہ جب ان کی سہیلیاں بھی آتیں اٹھ کر ان کی تعظیم کرتے۔ بی بی خدیجہ کے انتقال سے آپ کو جس قدر رنج ہوا اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے۔ کہ آپ نے عمر بھر ان کی وفاداری اور محبت کو فراموش نہ کیا۔ چنانچہ بی بی عائشہ کا بیان ہے۔ کہ آپ اکثر بی بی خدیجہ کو یاد کیا کرتے تھے۔ اور جب ایک دفعہ بی بی عائشہ نے جھنجلا کر یہ کہا۔ کہ آخر ہوا کیا! اگر وہ مر گئیں تو آپ کو ان سے کئی گنا اچھی بیبیاں مل گئیں۔ آپؐ نے رقت آمیز لہجہ میں جواب دیا

KHILAFAT LIBRARY

خدا کی قسم ان سے اچھی بیوی مجھے نہیں ملی۔ وہ ایمان لائی تھی۔ جب کہ سب لوگ کافر تھے۔ انہوں نے میری تصدیق کی تھی۔ جبکہ سب لوگ مجھے جھٹلاتے تھے۔ انہوں نے اپنے دھن من اور مال کو مجھ پر فدا کیا۔ جبکہ سب لوگوں نے مجھے محروم کیا۔ خدا نے ان کے بطن سے مجھے اولاد دی۔

ناظرین کیا اب آپ سمجھے کہ حضرت ؐ کیوں اپنے آپ کو بی بی خدیجہؓ کا مرہون احسان تصور کرتے تھے۔ اور ان کی بپاس خاطر تمام عورت ذات کی اس قدر عزت کرتے تھے۔

پھر آپ کا یہ مقولہ کس قدر پیارا ہے کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے تلے ہے۔ ماؤں کا احسان آپنے کس قدر خوبصورتی سے بیان فرمایا ہے۔

دوسری بیوی جسنے بی بی خدیجہؓ کے مرنے کے بعد آنحضرت ؐ کی زندگی پر وہی اثر پیدا کیا۔ جو بی بی خدیجہؓ نے آپؐ کی نبوت کے شروع میں زمانہ پر کیا تھا۔ بی بی عائشہؓ تھیں جو آپ کے دلی رفیق چچا اور جانشین حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھیں نکاح کے وقت بی بی عائشہؓ کی عمر ۶ سال تھی۔ اور جب وہ تین سال دیگر اپنے میکے میں رہ چکنے کے بعد ہجرت کر کے مدینہ گئیں اس وقت انکی عمر نو سال کی تھی۔

مخالفین نے اس طرح طرح کے حاشیے چڑھائے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ آنحضرت ؐ کی دیگر بیویوں کو بھی بی بی عائشہؓ پر بڑا رشک ہوتا تھا۔ کہ حضرت ؐ ان کی بڑی ناز برداریاں کرتے تھے۔ ان کو گڑیاں کھلواتے اور ان کو اپنے کندھوں پر چڑھا کر گلی کے کھیل کو دیکھی دکھانے سے دریغ نہ کرتے تھے۔ مگر جو لوگ زن و شوہر کا تعلق شہوت رانی کا رشتہ سمجھتے ہوں۔ وہ کیا سمجھیں کہ بی بی عائشہؓ میں وہ کیا جادو تھا جس نے آنحضرت ؐ ایسے عالی منش ہستی کو حلقہ بگوش بنا رکھا تھا۔ جب دیگر بیبیوں نے آپؐ سے شکایت کی کہ آپؐ عائشہؓ سے کیوں سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ جب میں اوروں کے پاس ہوتا ہوں تو خدا کا الہام مجھپر نہیں آتا۔

یہ تھا بی بی عائشہؓ کی محبت کا راز۔ وہ آنحضرت ؐ کے حق میں شکتی کا حکم رکھتی تھیں۔ جب آپؐ ان کے پاس جاتے آپؐ پر کشف کی حالت آسانی سے طاری ہو جاتی۔ دوسری بی بیوں میں یہ طاقت نہ تھی۔

ناظرین کیا آپ نے کبھی اس صداقت کا خود احساس نہیں کیا ہے؟ کیا آپ نے یہ کبھی نہیں پایا کہ بعض اشخاص کی صحبت میں بیٹھنے سے آپ پر مایوسی اور پست ہمتی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اور بعض دوسرے اشخاص کے قریب چھو جانے ہی سے آپ کا دل نیزوں کو دوڑنے لگتا ہے۔ اگر آپ ہنوز اس تجربے سے محروم رہے ہیں تو یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے جس طرح ہمارے کرۂ زمین کے گرد کئی میل تک ایک ہوائی کرہ پھیلا ہوا ہے۔ اسی طرح ہر انسان ایک لطیف کرۂ اثراتی سے محیط رہتا ہے۔ اگرچہ اس کے جذبات اور خیالات کے لطیف مادہ کا مرجع ہوتا ہے۔ اور جب اس قسم کے دو کرے ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں تو ان میں ایک لطیف کشش یا تنفر پیدا ہوتا ہے۔ اگر دونوں کرے مثبت یا منفی ہوتے ہوں تو وہ مثبت یا منفی برقیوں کی طرح ایک دوسرے سے دور بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اگر ایک مثبت اور دوسرا منفی ہے تو دونوں میں اتصال کی کشش پیدا ہوگی۔ عورت میں فطرتاً منفی طاقت غالب ہوتی ہے۔ اور مرد میں مثبت اور یہی وجہ ہے کہ جب محض شہوانی جذبات سے بالاتر کسی مرد اور عورت میں یہ روحانی کشش کام کرنے لگتی ہے۔ تو مردوں سے وہ کام بن پڑتے ہیں جو عوام کے خواب و خیال میں بھی نہ آسکیں۔

بی بی عائشہؓ کی نسبت اسلامی لٹریچر قطعی طور پر شاہد ہے کہ وہ ایک نہایت عالی ہمت عالی دماغ۔ اور عالی منش خاتون تھیں۔ اور ان کو نہایت عمیق اور دقیق مسائل عقلی و نقلی پر وہ دسترس حاصل تھا کہ صحابہؓ میں جب کسی مسئلہ پر اختلاف رائے ہوتا بی بی عائشہؓ اسکو اس طرح سلجھا دیتیں کہ فریقین دنگ رہ جاتے۔ اور اس کے جواز کو تسلیم کئے بغیر چارہ ہی نہ دیکھتے تھے۔ ان کا رعب اس درجہ تھا۔ کہ حضرت عمرؓ ایسے باوقار شخص بھی دبے پاؤں آتے اور دبی زبان سے ان کے ساتھ گفتگو کرتے تھے اور یہ اسی صاحب ہمت خاتون کا کام تھا۔ کہ حضرت علیؑ ایسے تلوار کے دھنی داماد کی مخالفت پر ڈٹی رہیں۔ اور اپنے ارادہ میں بال برابر کبھی تزلزل نہ آنے دیا۔

اگر اس قابلیت کی عورت آنحضرت ؐ کی خاص منظور نظر تھی اگر آپؐ نے اپنے آخری ایام میں اپنی دوسری بیویوں سے خاص درخواست کی کہ آپؐ کو بی بی عائشہؓ کے مکان پر جان بحق ہونے کی اجازت دی جائے تو اس کا راز یہی تھا۔ کہ اس میں وہ جذبہ تھا۔ جو دوسروں میں نہ تھا اس کی صحبت میں حضرت پر وہ وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی جو کسی اور کی صحبت میں نہ ہوتی تھی۔ آپؐ کہا کرتے تھے۔ کہ منصف دین عائشہؓ سے سیکھو یعنی آپؐ کا خیال یہ تھا کہ اگر بی بی عائشہ کی روحانی قوت تحرک آپ کے شامل حال نہ ہوتی تو آپ اس قدر دینی تعلیم نہ دے سکتے۔ جواب نے دی ہے۔ ہمارے فخر الملک ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور عورت ذات کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے عورت کی شکتی کی نسبت فرماتے ہیں

یہ ضروری نہیں کہ ہم ہمیشہ اس امر سے آگاہ ہوں۔ کہ مرد کا دل و دماغ بر آور ہونے کے لئے عورت کی زندگی بخش طاقت کا محتاج ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ہم ہمیشہ اس امر سے آگاہ ہوا کرتے ہیں۔ کہ اس کی محرومیت کی وجہ سے ہمارے کارنامہ کس قدر ادھورے رہ جاتے ہیں۔ لیکن یہ ایک کلیہ ہے۔ کہ مرد کے قوائے مذہبی بلکہ قوائے روحانی کی پوری نشو و نما کے لئے اس نسوانی طاقت شکتی کی ازبس ضرورت ہے۔

پیارے نبی ؐ کی پیاری دُعائیں

مکرم ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی اے۔ سابق سردار مہر سنگھ قادیان نے حال ہی میں ۶ قطعات پیارے نبی کی پیاری دعاؤں کے چھپوائے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں یہ قطعے اس قابل ہیں کہ ہر ایک مسلمان کا کمرہ اس سے مزین ہونا چاہیئے قیمت فی قطعہ دو پیسے۔ ماسٹر صاحب موصوف سے طلب کیجئے۔

صبح اُٹھنے کی دُعا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

سب تعریف اس خدا کو سزاوار ہے جس نے جگایا ہم کو بعد اس کے کہ اس نے ہمیں سلایا۔ اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَهُدَاهُ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ وَشَرِّ

KHILAFAT LIBRARY

مَا بَعْدَہٗ ۔ ہم نے صبح کی اور ملک نے بھی اللہ کے واسطے جو پروردگار ہے عالموں کا۔ اے اللہ! تحقیق میں آج کے دن کی بھلائی مانگتا ہوں۔ تجھ سے اور اس کی فتح اور نصرت اور اس کا نور اور اس کی ہدایت مانگتا ہوں۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس کی برائی سے۔ جو اس میں ہے۔ اور برائی اس چیز کی سے جو اس کے بعد ظہور میں آوے۔

سونے کی دعاء بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ۔ اے میرے رب! تیرے نام سے میں اپنی کروٹ رکھتا ہوں اور تیرے نام سے ہی اُٹھاؤں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا۔ تو اس پر رحم کیجیو۔ اور اگر تو نے اسے آگے بھیج دیا تو اس کی حفاظت اس ذریعہ سے فرمائیو۔ جس سے تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرمایا کرتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ ۔ اے اللہ میں نے اپنی جان کو تیرے سپرد کر دیا۔ اور اپنی توجہ کو تیری طرف متوجہ کر دیا۔ اور اپنا کام تیرے سپرد کر دیا۔ اور میں نے اپنی پیٹھ کی ٹیک تجھ سے لگائی اور تیرے فضل و کرم کا امیدوار ہوں اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں اور نہ نجات کا مقام۔ مولا! میں تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے نبی کو مان لیا۔

بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَبِاسْمِكَ اَحْيٰى
اے مولا! میں تیرے نام پر ہی سوتا ہوں۔ اور تیرے نام پر ہی جاگتا ہوں۔

کھانا کھانے کی دعاء بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ ۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اللہ تعالیٰ کی برکت پر شروع ہے۔

کھانا کھانے کے بعد کی دعاء اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ جس نے ہمیں کھلایا۔ اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

دعوت کھانے کے بعد کی دعاء اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ۔ اے اللہ تو ان کو برکت دے اس میں جو تو نے انہیں رزق دیا۔ اور انہیں بخش اور ان پر رحم فرما۔

گھر میں آنے کی دعاء اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ۔ اے اللہ میں گھر میں داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں اور گھر سے نکلنے کی بھلائی چاہتا ہوں۔ اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے اے ہمارے رب ہم نے تیرے پر بھروسہ کیا۔

غمگین کی دعاء اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ يَا رَبِّ وَاَصْلِحْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔ اے اللہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔ اے میرے رب ایک آنکھ کی جھپک بھر بھی مجھے میرے نفس کی حفاظت پر مت چھوڑ میری ساری حالت سنوار دے۔ اے مولا کریم! تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں۔

بازار جانے کی دعاء بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً ۔ اللہ کے نام سے جاتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہی اس بازار کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو کچھ بھلائی اس میں ہے۔ اور تیرے فضل سے ہی اس کی برائی سے اور جو برائی اس میں ہو تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس امر سے کہ مجھے نقصان والا سودا ملے۔

پاخانے جانے کی دعاء اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اے اللہ! تحقیق میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ خبیث افراد نر اور مادہ اور اشیاء خبیثہ سے

پاخانہ سے نکلنے کی دعاء غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ ۔ سب تعریف اس خدا کے لئے سزاوار ہے جس نے مجھ سے یہ دکھ دُور کر دیا۔ اور آرام دیا مجھ کو

بچھو سانپ وغیرہ سے بچنے کی دعاء اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۔ میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو جو اس نے پیدا کی۔

مسجد میں آنے کی دعاء بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔ اللہ کے نام سے مسجد کو آتا ہوں۔ درود اور سلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہو اے خدا میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اور میرے پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلنے کی دعاء اسی دعاء کو پڑھے مگر رحمتک کی جگہ فضلک کہے۔

دنیا و آخرت کا سکھ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت میں معافی

مولی کوڑیوں کے مول

باوا نانک کا مذہب بست ایڈیشن سکھ اور مسلمان۔ اذان گورمکھی ترجمہ سکھ دھرم اور اللہ اکبر۔ گوبند کی بانی ہندو دھرم کی حقیقت آریہ مذہب کی حقیقت پروفیسر رام دیو کے چھ سوالوں کا جواب ہندو دھرم دسو راج شیخ گانے پر تنقیدی نظر اس سٹ کی قیمت ... مگر کچھ دنوں کیلئے رعایتی صرف ... پتہ منیجر نور قادیان

KHILAFAT LIBRARY

(رجسٹرڈ از گورنمنٹ عالیہ)

اِکسیر البدن

جملہ دماغی جسمانی اور اعصابی کمزوریوں اور عوارض کے دور کرنیکا ایک ہی علاج ہے کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اسی دوا کا کام ہے۔ اسکے استعمال سے کئی ناتوان گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ عمدہ صحت پاکر پرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔ ایکماہ کی خوراک کی قیمت جس میں ساٹھ گولیاں ہیں پانچروپیہ محصولڈاک علاوہ

اکسیر البدن نے میری کایا پلٹ دی۔ جناب مراد بخش صاحب فلاحی کورکوہاٹ چھاؤنی سے لکھتے ہیں۔ کہ جب سے اکسیر البدن کا استعمال شروع کیا ہے پٹھوں میں درد کی جو شکایت تھی رفع ہو گئی ہے سستی میں کمی ہے۔ دماغ میں اُٹھتے وقت جو چکر آتا جاتا رہا دماغی کمزوری دن بدن دور ہو رہی ہے پہلے درد کمر بہت رہتا تھا۔ اب دو روز سے بالکل آرام ہے پیٹ میں جو گڑگڑاہٹ تھی وہ جاتی رہی۔ اب تو بھوک خوب لگتی ہے۔ اس سے بڑھکر اور کیا جادو اثر ہو سکتا ہے اسی کو تو اکسیر کہتے ہیں اگر آپ کو اپنی پیاری صحت کی کچھ بھی قدر ہے۔ تو نفے الفور اس کا استعمال شروع کر دیں جس سے آپ نئی زندگی حاصل کریں گے۔

(رجسٹرڈ از گورنمنٹ عالیہ)

موتی سُرمہ

ضعف لبصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ گوہانجنی سلّوند۔ ابتدائی۔ موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جبھی ڈاکٹر شیفتہ اور حکما فریفتہ اور بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور ناظر مقبرہ بہشتی کی شہادت

آپ فرماتے ہیں کہ میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا لیکن آپکے سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اور انکی نظر بچپن کے زمانہ کیطرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور بدون آپ کے تقاضا کے محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو اس غرض کیلئے آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ اسکو ضرور شائع کر دیں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں۔

ست سلاجیت

خون پیدا کرتی۔ قوت جسمانی کو بڑھاتی۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی ریزش کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ و مثانہ کو طاقت دیتی۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط اور درد کمر کو دور کرتی۔ دماغ کو طاقت دیتی اور دردچوٹ کو موقوف کرتی مرد و عورت بچے بوڑھے سب کے لئے یکساں مفید اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ چارہ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

میرزا محسن بیگ صاحب نقشہ نویس بھٹنڈہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی ارسال کردہ ست سلاجیت بہت مفید ثابت ہوئی دو چھٹانک اور بھیجد یجئے۔

(رجسٹرڈ)

موتی دانت پوڈر

ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ میلے دانت جملہ امراض کا گھر ہیں یہ پوڈر نہ صرف یہی کہ آپکے دانتوں کو موتیوں کیطرح چمکا کر پھولوں کی سی مہک پیدا کریگا۔ بلکہ انہیں فولاد کیطرح مضبوط بنا کر جملہ امراض دندان سے نجات دیگا۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

مینیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شہادت۔ جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے سابق مسلم مشنری امریکہ حال مینیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں کہ میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا۔ بہت مفید پایا۔ علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑہوں کے عوارض کیلئے بھی نہایت مفید ہے۔

اِکسیر جریان

اس نامراد موذی مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں۔ یہ اندر ہی اندر گھن کیطرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔

سر میں درد۔ چہرہ زرد۔ طبیعت سرد۔ ہاتھ پاؤں بھوے ہوئے دل اکتایا ہوا۔ بھوک مری ہوئی۔ غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے۔ اکسیر جریان اس نامراد مرض کا بہترین علاج ہے قیمت دو روپے چار آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

راحت بخش سفوف

یہ مجرب اور لاجواب سفوف ہے جو اپنے حیرت انگیز کرشموں کی بدولت چاروں طرف سے خراج تحسین حاصل کر رہا ہے۔ کئی گھرانے خدا کے فضل اور اسکے کرشمۂ مسیحائی کی بدولت اولاد کی بے بہا دولت سے مستفیض ہو چکے ہیں اولاد کے خواہشمند ایک بار ضرور اسے استعمال کریں۔

قیمت پانچروپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)